یتیم خانے میں بچے اور بچیوں کو ایک ساتھ اکٹھے رکھنا کیسا ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا ایک فلاحی ادارہ ہے ،جس میں یتیم اور معذور بچوں کی پرورش کی جاتی ہے ، ان میں بالغ و نابالغ ہر طرح کے بچے بچیاں ہیں ، وہ ایک ہی پورشن میں رہتے ہیں ، اس طرح کہ لڑکے اور لڑکیوں کے رہائشی کمرے جدا جدا ہیں ، لیکن ان کا کھانا پینا اور کھیلنا اکھٹے ایک ہی جگہ ہوتا ہے ، تو شرعی رہنمائی درکار ہے کہ اس طرح بالغ بچے بچیوں کو اکٹھا رکھنا کیسا ہے ؟

سائل : عدنان (اسلام آباد)

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یتیم اور معذور بچے بچیوں کی پرورش و کفالت بلاشبہ دینی ، اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے بہت اعلی و مستحسن عمل اور عظیم خدمتِ خلق ہے ، جس کی احادیثِ طیبہ میں بہت فضیلت وارد ہے ۔ تاہم اس کے ساتھ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے ، اور جس کے پاس جتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اس پر اتنی ہی زیادہ احتیاطیں اور شرعی پابندیاں بھی لازم ہوتی ہیں ۔ اگر اس ذمہ داری کو صحیح طریقے سے احکاماتِ شرعیہ کے عین مطابق نہ نبھایا گیا تو یہ ثواب کی بجائے گناہ اور وبالِ عظیم کا باعث بن سکتی ہے اور خصوصاً یہاں تو یتیم و معذور بچوں کے ساتھ بچیوں کی پرورش کا معاملہ بھی ہے تو اس میں شرعی و اخلاقی لحاظ سے اور بھی زیادہ محتاط ہونے کی حاجت ہے ۔ الغرض ان بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت ایسی ہونی چاہئے کہ یہ اچھے ، باحیا ، بااخلاق مسلمان اور مہذب و باوقار شہری بن سکیں ۔

بہر حال صورتِ مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے بلوغت کے بعد لڑکیوں کو نا محرم لڑکوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور انہیں آپس میں بے پردگی ، بے تکلفی ، میل جول رکھنے بلکہ بلا حاجت ایک دوسرے سے گفتگو کرنے سے بھی سخت ممانعت فرمائی ہے ۔ پھر ایسے مخلوط و بے پردہ ماحول میں جو مزید اخلاقی و معاشرتی خرابیاں جنم لیتی ہیں ، وہ کسی

سے پوشیدہ نہیں ہیں، لہٰذا مذکورہ ادارے کا بالغ لڑکے لڑکیوں کو ایک ہی پورشن میں رہائش دینا اور اکٹھے ایک جگہ ان کے کھانے اور کھیلنے کا انتظام کرنا شریعت کی صریح خلاف ورزی، ناجائز و گناہ اور باعث فتنہ ہے۔ ادارے کی انتظامیہ پر لازم ہے کہ وہ بالغ اور قریب البلوغ لڑکے لڑکیوں کے درمیان شرعی پردے کا مکمل اہتمام کریں، ان کے رہائشی، تفریحی، تعلیمی امور اور بقیہ تمام معاملات کو مکمل طور پر علیحدہ رکھیں اور لڑکوں کے لیے میل اسٹاف (malestaff) اور لڑکیوں کے لیے فی میل اسٹاف (femalestaff) کا انتظام کریں تاکہ کسی طرح کی کوئی شرعی و اخلاقی خرابی پیدا نہ ہو۔

یتیم کی کفالت کے متعلق حدیث پاک میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "أنا و كافل اليتيم في الجنة هكذا وأشار بالسبابة والوسطى، وفرج بينهما شيئا" ترجمہ: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ (صحیح البخاري، ج 7، ص 53، حدیث 5304، دار طوق النجاۃ، بیروت)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: "من قبض يتيما من بين المسلمين إلى طعامه وشرابه أدخله الله الجنة البتة إلا أن يعمل ذنبا لا يغفر له" ترجمہ: جس نے مسلمانوں کے کسی یتیم بچے کے کھانے پینے کی ذمہ داری لی، اللہ تعالیٰ اسے یقیناً جنت میں داخل فرمائے گا، سوائے یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے جس کی معافی نہ ہو۔ (سنن الترمذي، ج 3، ص 384، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

پردے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔ (پارہ 18، سورۃ النور، الآیۃ 30 تا 31)

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے : ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ ترجمہ کنز العرفان : اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، الآیۃ59)

بالغ لڑکوں کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے : ﴿وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان : اور جب تم میں سے لڑکے جوانی (بلوغت) کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی (گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے) والوں نے اجازت مانگی۔ اللہ تم سے اپنی آیتیں یونہی بیان فرماتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔ (پارہ 18، سورۃ النور، الآیۃ59)

عورت کو مکمل طور پر پردے کا حکم ہے، چنانچہ جامع ترمذی میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"المرأۃ عورۃ" ترجمہ عورت سراپا پردہ ہے۔ (جامع الترمذی، جلد2، صفحہ 467، حدیث 1173، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

مردوں عورتوں کے اختلاط کے متعلق سنن ابو داؤد میں حضرت ابو اُسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : "أنه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء: استأخرن، فإنه لیس لكن أن تحققن الطریق، علیكن بحافات الطریق، فكانت المرأۃ تلتصق بالجدار حتی إن ثوبها لیتعلق بالجدار من لصوقها به" ترجمہ : انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں مردوں اور عورتوں کا اکٹھ ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا : تم پیچھے رہو، تمہیں یہ درست نہیں کہ بیچ راستے میں چلو، بلکہ راستے کے کنارے چلا کرو، پھر عورت دیوار کے بلکل ساتھ لگ کر چلتی تھی، حتی کہ دیوار کے ساتھ چلنے سے اس کا کپڑا دیوار سے اڑ جاتا تھا۔ (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ 369، حدیث 5272، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

مردوں کو نامحرم عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کے متعلق حدیث پاک میں ہے : "ایاکم والدخول علی النساء" ترجمہ : (نامحرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ (شعب الایمان، جلد7، صفحہ 309، حدیث 5054، مطبوعہ ریاض)

خواتین کے لیے سب سے بہترین چیز نامحرم مردوں سے پردہ ہے، چنانچہ مسندِ بزار میں روایت ہے : ”عن علی رضی اللہ تعالی عنہ أنہ کان ثم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال: أی شیء خیر للنساء؟ فسکتوا. فلما رجعت قلت لفاطمۃ: أی شیء خیر للنساء؟ فقالت أن لا یراہن الرجال، فقلت للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، فقال إنما فاطمۃ بضعۃ منی.“ ترجمہ : حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا، عورتوں کے لئے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ جواب میں سب صحابہ کرام علیھم الرضوان خاموش رہے۔ جب میں واپس آیا تو میں نے یہ سوال حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کیا کہ عورتوں کے لئے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: عورتوں کیلئے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ (نامحرم) مرد انہیں نہ دیکھنے پائے۔ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو (فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ جواب) بتایا، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ تو میری لختِ جگر ہے۔ (مسند البزار، ج 1، ص 160، حدیث 526، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ)

مرد کے لیے اجنبی و نامحرم عورت کو دیکھنے کے متعلق علامہ بُرہان الدین مَرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”ولا یجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیۃ“ ترجمہ : مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔ (الھدایہ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء و النظر والمس، جلد4، صفحہ 368، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

بالغ ہونے کے بعد لڑکی پر نامحرموں سے پردہ لازم ہوجاتا ہے، چنانچہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”نو برس سے کم لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں **اور جب پندرہ برس کی ہو، سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بلوغ ظاہر ہوں، تو واجب** اور نہ ظاہر ہوں، تو مستحب، **خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مؤکد کہ یہ زمانہ قربِ بلوغ و کمالِ اشتہا کا ہے۔**“ (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 639، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ”لڑکیوں کا اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد23 ص 691، ملتقطاً، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بے پردگی فتنے کا سبب ہے اور جیسے فتنہ حرام ہے ویسے ہی فتنے کے اسباب بھی حرام ہیں، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”شریعتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس طرح فتنہ کو حرام فرمایا دواعیِ فتنہ (فتنے کے اسباب و

محرکات) کو بھی حرام فرمادیا۔۔۔اجنبیہ سے خلوت، نظر، مس، معانقہ، تقبیل اس لئے حرام ہوئے کہ دواعی ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج24، ص120، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: یہ بات ذہن نشین رہے کہ شرعی اعتبار سے بچّہ یا بچّی اس وقت تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، بالغ ہونے کے بعد شرعاً وہ یتیم نہیں رہتے۔

درمختار میں ہے: "والیتیم اسم لمن مات أبوہ قبل الحلم. قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یتم بعد البلوغ" ترجمہ: یتیم اُس بچے کو کہا جاتا ہے جس کے والد اس کے بالغ ہونے سے پہلے وفات پا جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔ (درمختار، ص742، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: PIN-7641

تاریخ اجراء: 10ربیع الاول1447ھ/04ستمبر2025ء